1۔ تثلیث پر نظر ثانی

کیونکہ جس طرح ہم بدن میں چلتے ہیں، ہم بدن کے مطابق جنگ نہیں کرتے ہیں، کیونکہ ہماری جنگ کرنے کے ہتھیار بدنی نہیں ہیں بلکہ خداوند میں اپنے نظریات کو نیچا کرنا، دلائل کو ختم کرنا اور ہر بُلند چیز کو جو خدا کے علم کے خلاف اُبھرتی ہے، ہر خیال کو جو خدا کی فرمانبرداری کے لیے اُسے نیچے لاتا ہے۔ اور وہ تمام نافرمانی کی سزا کے لیے تیار ہونگے، جب تمہاری فرمانبرداری پوری ہوتی ہے۔ (2 کرنتھیوں 10:3۔6)۔

نمبرز 257-256 کاپی رائٹ 2006 جان ڈبلیو۔ روبنز پوسٹ آفس بکس 68، یونیکوآئی،
ٹینیسی 37692 جون۔ جولائی 2066

ای میل: tjtrinityfound@aol.com ویب سائٹ: www.trinityfoundation.org
ٹیلی فون: 423.743.0199 فیکس: 423. 743 . 2005

---

111 ''مُقدس مسکن (زمین)'' کا درحقیقت کون مالک ہے؟

1 رابرٹ ایل۔ ریمنڈ

ایڈیٹر نوٹ: اس مضمون کو ڈاکٹر۔ رابرٹ ایل۔ ریمنڈ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، جو کہ کونکس تھیالوجی سیمنری میں ایمرٹس پروفیسر ہیں، جسے اُنہوں نے 21 اپریل 2006 پر ''ارتقائی سچائی اور روحانیت (اے آرٹی ایس) کی پیش قدمی'' کے لیے پیش کیا، اور ایسا اُنہوں نے ڈیوس چیپل، کورل ریج پریسبائٹرین چرچ، فورٹ یوڈرڈیل، فلورڈا میں کیا۔

عہد کی الٰہیات کے چیلنج کا سامنا۔

یونائیٹڈ اسٹیٹ آف امریکہ کی مبشرانِ انجیل شہریت کو قائل کرنے کے لیے آج ایک بڑی کوشش زیرِ عمل ہے کہ اسرائیل کی سیاسی ریاست مستقیم طور پر پُرانے عہدنامے میں ابراہیم اور اُس کی نسل کے لیے خدا کی اُسے وصیت کے ذریعے دینے کی خوبی سے مدیانی سمندر کے شرقی اختتام پر مشہور و معرف ''مقدس سرزمین'' کے مالک ہیں۔ اِس کوشش کو آج اسرائیل کی ریاست کی لادین قیادت سے بنایا نہیں جارہا۔ جیسے کہ خود ساختہ دعویٰ کرنے والے مسیحی مفکرین اور دیگر مبشران جو ستر لاکھ مسیحیوں کے لیے ایسا کہنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ لوگ، جن میں اسمبلیز آف گاڈ کے مبلغ اور ٹیلی ایونجلیسٹ جان ہیگی شامل ہیں جو کارنرسٹون چرچ کا بانی اور پاسٹر ہے۔ سین انٹونیو، ٹیکساس، 1 کینتھ کوپلینڈ، ٹیلی وَنجلسٹ ٹرینٹی براڈکاسٹنگ نیٹ ورک (ٹی بی این)، کے پال اور میٹ کروچ، جیک ہیفورڈ، کیلیفورنیا، وے ان وین نیاس کی کلیسیا (چرچ) کا بانی اور پاسٹر، اور فورسکیور گاسپل چرچ کا صدر، بینی ہن، ٹیکساس، ڈلاس میں

ابھی تعمیر ہونے والے ورلڈ ہیلنگ سنٹر کا پاسٹر، روڈپارسلے، اوہائیو، کولمبس میں ورلڈ ہارویسٹ چرچ کا پاسٹر، پیٹ روبرٹسن، کرسچن براڈ کاسٹنگ (سی بی این) کا بانی اور چیف ایگزیکٹو اور 700 کلب کا بائبل کا اُستاد، اور جیری فالول، ورجینیا، لانچ برگ میں تھامس روڈ بیپٹسٹ چرچ کا بانی اور پاسٹر اور لیبرٹی یونیورسٹی کا بانی، یہ سب اس تشریح وتاویل کے نظام کے میرِ سامان ہیں جسے ڈسپینشلازم کے طور پر جانا جاتا ہے۔

میں "نام نہاد" کہتا ہوں کیونکہ جملہ "مقدس زمین" کلام میں صرف دو مرتبہ آیا ہے (زبور 78: 54، زکریاہ 2: 12) اور دونوں نمونوں میں لفظ "مسکن" کو مہیا کیا گیا ہے۔ اِس میں خداوند کی عیاں شُدہ حضوری سے الگ، یہاں "مقدس مسکن" کے بارے کچھ بھی پاک نہیں۔ لیکن جہاں کہیں خداوند اپنی حضوری کو عیاں کرتا ہے وہ جگہ پاک ہوتی ہے، جیسے خدا نے موسیٰ کو سیناء کی جلتی جھاڑی پر سکھایا (خروج 3: 1۔6)۔

جولیا ڈیون کے مطابق، سین انٹونیو فنڈ امینلسٹ بیٹلز اینٹی سیمٹ ازم، "ہوسٹن کرونیکل (30 اپریل، 1988) میں، 1 ہیگی یہ ایمان نہیں رکھتا کہ یہودیوں کو آسمان پر جانے کے لیے مسیح پر بھروسہ رکھنا ہے: "یہودی لوگ خداوند سے اُس قانون کے وسیلہ تعلق رکھتے ہیں جو اُنہیں موسیٰ کے ذریعہ ملا تھا۔ میرا ایمان ہے کہ ہر غیر قوم شخص صرف یسوع کی صلیب کے وسیلہ خداوند کے پاس آسکتا ہے۔
میرا یقین ہے کہ ہر یہودی شخص جو توریت کی روشنی میں زندگی بسر کرتا ہے۔۔۔ خدا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور چھٹکارے کے لیے آئے گا۔" یہ انتہا پسندانہ طور پر تیار کیا گیا بیان اپنی نفی کرتے ہوئے ایک بدعت ہے کہ یسوع میں ایمان رکھنا عالمگیر طور پر نجات کے لیے ضروری ہے۔

پیٹ روبرٹسن نے 5 جنوری 2006 پر ایک عوامی ٹیلی ویژن پر بیان دیا، کہ اسرائیل کے وزیر اعظم ایریل شارون نے خدا کے لیے اپنی بڑی ضرب کو برداشت کیا کیونکہ وہ سلامتی کے بدلے میں ملک اسرائیل کے ایک حصے کو فلسطیوں کو دینے کے عمل میں سرگرم تھا۔ اُس نے بعد میں اس بیان کے لیے معذرت کی۔

اس پروپوگنڈہ والی کوشش سے بظاہر قائل ہوئے، صدر کلنٹن نے، اس بیپٹسٹ پاسٹر کے الفاظ کا حوالہ پیش کرنے کے بعد اُس سے کہا: "اگر تُم اسرائیل سے دشت کشی کرتے ہو، تو خدا تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا،" جس کا اُس نے 27 کتوبر، 1994 پر یروشیم میں اسرائیلی کنیسٹ کے سامنے اعلان کیا "۔۔۔ یہ خدا کی مرضی ہے کہ اسرائیل، اسرائیل کے لوگوں کا بائبلی گھر، ہمیشہ سے ہمیشہ تک جاری رہے،"1 یہ بیان جو گہرے طور پر بائبل کی تشریح وتاویل کرنے والوں میں کلیسیا اور خدا کی بادشاہت کی نظرت کے متعلق بے داخل ہوتا ہے، بائبلی حوالے کا ذکر نہ کرتے ہوئے (اُس کے ہمیشہ سے ہمیشہ کو نوٹ کیجیے)۔ صدر کلنٹن نے اپنی تقریر میں یہ کہتے ہوئے اضافہ کیا کہ: "آپ کا سفر ہمارا سفر ہے، اور امریکہ آپ کے ساتھ اب اور ہمیشہ تک کھڑا رہے گا،" یہ بیان جو اس قوم کی دونوں مشرقِ وسطیٰ کی سیاست اور اسرائیل یا فلسطین میں اسرائیل کے لیے سیاسی پابندی میں گہرا الجھاؤ شامل ہے جو خاص طور پر اس میں جھگڑے کا سبب نہیں بن سکتا لیکن بھانپے گئے مستقبل کے لیے دُنیا کی سیاست پر اثر انداز ہوتا ہے۔
میری رائے میں، صدر کلنٹن کا بیان مساوی طور پر بُری الٰہیات کی بنیاد پر بُری سیاست ہے۔ میں ایسا اس لیے کہتا ہوں کیونکہ، جب میں اس کا نقطہ پر دلیل پیش کرونگا، تو پُرانے عہدنامے میں اسرائیل کے لیے خدا کے مسکن کے تمام وعدوں پر، حقیقت، جوہر، اور تکمیل جس بارے نا عہدنامہ بات کرتا ہے اُس کے مقابلے میں سایہ، قسم، نمونہ اور نبوت کی اصطلاحات پر نظرِ ثانی کی جاتی ہے۔
نتیجہ کے طور پر، جان ہیگی کے برعکس جو اصرار کرتا ہے کہ "اسرائیل ملک کے بائبل کے منشور کو رکھتا ہے، اسرائیل کی سرزمین کے لیے الٰہی عہد کو، اور مسیحی

اسرائیل کی مدد کے لیے بائبل کے منشور کو رکھتے ہیں''2 میں یہ دلیل دونگا کہ یہ ہم مسیحی ہیں، مسیح کی بادشاہت کے اراکین کے طور پر، جو پاک کلام میں وعدہ کی گئی سرزمین کے حقیقی وارث ہیں، لیکن صرف اُن کے پورے کیے گئے جن کے اعمال جنتی تھے۔3 ہیگی اس نظریہ کو' متبادل الٰہیات'' اصطلاح کہتی ہے، کیونکہ وہ کہتی ہے کہ، یہ خدا کے کی تنظیم میں یہودی لوگوں ایک ''تبدیلی'' ہے جو یسوع مسیح کی کلیسیا میں خدا کے رفیق'' اور'' آنکھ کا تارا'' ہیں (زکریاہ 8:2)۔

وائٹل تقاریر 61 نمبر 3 کو دیکھیے (15 نومبر 1994):70،3۔

جان ہیگی، ''زیادہ تر مبشرانِ انجیل 20 مارچ، 2006 پر یروشلیم پوسٹ کے آن لائن ایڈیشن کے ادل بدل کردہ الٰہیات' کی غلطی کو دیکھ رہے ہیں۔

میں بڑی خوشی کے ساتھ اپنی بڑے قرض کو قبول کرتا ہوں ۔ او۔ پامر روبرٹسن، خدا کا اسرائیل کل، آج، اور آنے والا کل (پریسبائٹرین اور ریفارمڈ 2000)،3۔ 31، اس سیکشن کے بہت سے نظریات کے لیے۔

بے شک، نسلی اسرائیل کے لیے ہیگی کا ادراک غلطی پر ہے، کیونکہ پولس کے مطابق، نسلی اسرائیل خدا کے عہد کے پروگرام میں کبھی مرکزی حصہ نہیں تھا، خدا کے وعدے ہمیشہ سچے روحانی اسرائیل کے لیے لاگو ہوئے (یہ کہ، چنے ہوئے اسرائیل کے لیے) (رومیوں 9:6۔ 13)، اور پرانے عہدنامے کے سرزمین کے وعدے، جیسا کہ ہم دکھائیں گے، اُن پر ہمیشہ نمونے کے طور پر نظر کی گئی۔ اس کے باوجود، ہیگی نے اسے پنجے کے طور پر مارنے کے لیے تیار رکھا، اور یہ وقت تھا جب عہد کے ماہرِ الٰہیات نے اسے اوپر اُٹھایا اور بائبل کے نقطۂ نظر سے اُسے جواب دیا۔ یہی ہے جسے کرنے کی اب میں تجویز دیتا ہوں۔ لیکن میں خبرداری کے لفظ کی پیش کش کرتا ہوں، اور وہ یہ ہے: جو میں کہتا ہوں اُسے قبول کرنے یا اُسے رد کرنے سے پہلے محتاط طور پر اس پر غور کیجیے۔ اس امتناع کے ساتھ میں اب اس بحث سے آغاز کرونگا۔

آدم اور ابراہیم کا وعدہ

او۔ پامر روبرٹسن الٰہیاتی نظریہ کے طور پر سرزمین کے معنی خیز ہونے پر ایسا کہتے ہوئے اپنی صحیفے کا آغاز کرتا ہے:

سرزمین کا تصور جس کا تعلق خدا کے لوگوں کے ساتھ ہے اس کی ابتدا جنت الفردوس سے ہوئی۔ یہ سادہ حقیقت، جس پر اکثر غور کیا گیا، یہ پورے چھٹکارے کی تاریخ اور اس کی اعلیٰ درجے کی بھرپوری کے لیے سرزمین کے معنی خیز تجزیہ میں تنقیدی کردار ادا کرتی ہے۔ ملک (سرزمین) کو ابراہیم کو دیے گیے وعدے کیساتھ الٰہیاتی طور پر معنی خیز ہونے کے ساتھ شروع نہیں کیا گیا۔ اس کی بجائے، قبیلے کے سردار بزرگ کی تجدید کے تصور کے لیے سرزمین پر قبضہ کرنے کی خواہش جاگی اُس اصل ریاست کے لیے جس سے لوگ زوال پذیر ہوئے تھے۔ جنت کے طور پر سرزمین کا اصل خیال چھٹکارے کے ساتھ مسلک تو قعات نے معنی خیز طور پر شکل اختیار کی، ایک ایسی جگہ کے طور پر جو خدا کے ساتھ نہ ٹوٹنے والی شراکت اور رفاقت کے ساتھ ہو، جنت کی سرزمین اک مقصد بن گئی جس نے انسانیت کو واپس چھڑالیا۔1

روبرٹسن، خدا کا اسرائیل، 4۔

پیدائش 2 کی عدن کی جنت میں ہم خدا کو دیکھتے ہیں، جس کا یہ باغ تھا (حزقی ایل 28: 13، 31: 8)، اور بعد ازاں جس باغ کو ایک ابتدائی خیال کے طور پر کام میں لایا گیا (پیدائش 13: 10) ور خدا کی جنت کے نمونے کے طور پر (یسعیاہ 51: 3، مکاشفہ 2: 7)، اُس اصل جوڑے کو اس جگہ رکھتے ہوئے جسے اُس نے پیدا کیا تھا کہ وہ اس میں پھلیں بڑھیں اور اُس کے ساتھ شراکت سے لطف اندوز ہوں۔ لیکن عدن کی فردوسی فطرت آدم کے زوال سے کھو چکی تھی، اور اس طرح ہمارے پہلے والدین کو اس بابرکت سرزمین سے نکال دیا گیا۔ لیکن فردوس کے اس خیال کو خداوند کے اس گنہگار جوڑے کے ساتھ دوسرے عہد کی شکل میں آغاز کرتے ہوئے تجدید کر دیا گیا، پیدائش 3: 15 کا جلال کا عہد، اور بعد میں پیدائش 12: 1-3 کا ابرہام کے ساتھ لوگوں کو اُن کی اس زوال پذیر حالت سے رہائی دلانے اور نظامِ کائنات میں منتقل کرنے کا عہد باندھا۔ بالکل جیسے آدم اور حوا عدن میں خدا کی برکت کو جانتے تھے، اس طرح خداوند نے عدن میں اپنے چھڑائے ہوئے لوگوں کو بھی برکت دینا تھی، وہ ملک جس میں شہد اور دودھ بہتا ہے، جو مستقبل میں اُن کے آگے کسی جگہ بہتا ہے۔

پیدائش 12 میں ابرہام کے بُلاوے کے ساتھ پیدائش 3: 15 میں فضل کے عہد کو نمایاں طور پر پیشگی قائم کیا۔ یہ پیشگی ہتھیار وہ عید ہے جسے خدا نے براہام کے ساتھ باندھا جسے خدا نے "روی زمین پر تمام خاندانوں" کے لیے برکت کو یقینی اور محفوظ بنایا (پیدائش 12: 3) ابرہام کے عہد میں جلال کے معنی خیز وعدے پیدائش 12: 1-3، 13: 14-16، 15: 18-21، 17: 1-16، اور 22: 16-18 میں پائے گئے ہیں، کہ یہ ان آیات کو عیاں کرنے کے لیے، عہد کے پہلو سے، رنگ آمیزی نہیں ہے، بلکہ بائبل کی بہت اہم آیات ہیں۔ یہ حقیقت کہ بائبل ہزاروں سالوں میں سے گزر چکی ہے جو کہ انسان کی تخلیق اور صرف گیارہ باب میں ابرہام کے بُلاوے کے مابین ہے، پیدائش 12 میں آنے والے ابرہام کے بُلاوے کے ساتھ، یہ صلاح دیتا ہے کہ خداوند کی پیدائش 1-11 میں دی جانے والی معلومات جسے ابرہام کے عہد کے "پس نظر" کے لیے تیار کا گیا تھا اُسے دینے کا ارادہ تھا۔ مکاشفہ اس کے بعد آشکارہ کرتا ہے کہ کہ وہ سب کچھ جسے خداوند فضل سے، ابرہام کے عہد کے مکاشفہ کے وقت سے بچانے کے لیے کر چکا تھا وہ اس کی پیداوار کا نتیجہ تھا۔ دوسرے الفاظ میں، ایک بار فضل کا عہد ابراہیمی عہد کے انداز میں آیا، کہ خدا کو ابرہام اور اُس کی روحانی نسل کا خدا ہونا تھا (پیدائش 17: 7) اور یہ کہ ابرہام میں زمین کے سب خاندانوں کو بابرکت بنا تھا، ہر اُس چیز کو جسے خداوند اُس وقت سے کر چکا تھا، جسے وہ ابرہام کے ساتھ کیے گئے وعدوں کے عہد کو پورا کر چکا تھا (اور اِس وجہ سے کفارے کے سب منصوبے کو)۔

ابرہام کے عہد کی یہ معنی خیز نمائندگی رنگ آمیزی دکھائی دیتی ہے، بعد ازاں مکاشفہ سے لیے گئے مندرجہ ذیل بیانات کو اس کی تائید کرنے کے لیے کافی ہونا چاہیے:

1۔ یہ ابرہام کا عہد ہے نہ کہ کسی اور کا جس کی بعد میں خداوند کے اضحاق اور یعقوب کے ساتھ تصدیق کی (پیدائش 17: 19، 26: 3-4) اور (پیدائش 28: 13-15، 35: 12)۔

2۔ کلام بیان کرتا ہے کہ خدا نے بزرگوں کے ساتھ کیے گئے اپنے وعدہ کے عہد کو قائم رکھنے کے معاملے میں یعقوب کی نسل کو مصر سے رہائی دلائی: "اور خدا نے اُن کا کراہنا سنا اور خدا نے اپنے عہد کو جو ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ تھا یاد کیا" (خروج 2: 24، دیکھیے 4: 5)۔

3۔ اسرائیل کی پوری تاریخ میں بار بار کلام کے متحرک مصنفین نے خدا کے ابرہام کیساتھ کیے گئے عہد کے لیے براہ راست اسرائیل کے لیے اُس کے مسلسل فضل اور رحم کی منظر کشی کی (خروج 32: 12-14، 33: 1، احبار 26: 42، استثناء 1: 8، 4: 31، 7: 8، 9: 27، 29: 12-13، یشوع 21: 44، 24: 3-4، زبور 105: 8-10، 43-43، 2 سلاطین 13: 23، 1 تواریخ 16: 15-17، میکاہ 7: 20، نحمیاہ 9: 7-8)۔

4۔ جب ہم نئے عہدنامے پر آتے ہیں اس میں فرق نہیں ہے۔ دونوں مریم اور زکریاہ نے یسوع کی پہلی آمد کا اعلان کیا، جس میں مجسم ہونے کا عمل شامل ہے، جس کا مقصد ابرہام کے ساتھ کیے گیے خدا کے رحمت بھرے وعدے کو پورا کرنا تھا۔ لوقا 1: 54-55 میں مریم نے کہا: "اُس نے اپنے خادم اسرائیل کو سنبھال لیا تاکہ اپنی رحمت کو یاد فرمائے۔ جو ابرہام اور اُسکی نسل پر ابد تک رہے گی جیسا اُس نے ہمارے باپ دادا سے کہا تھا۔ لوقا 1: 68-71 میں زکریاہ

نے کہا: ”خداوند اسرائیل کے خدا کی حمد ہو۔۔تاکہ ہمارے باپ ابرہام پر رحم فرمائے اور اپنے پاک عہد کو یاد فرمائے۔“

5۔ یسوع، خود ابرہام کی اصل تھا (متی 1:1؛ گلتیوں 3:16)، اور اُس نے اعلان کیا کہ ابرہام ”میرا دن دیکھنے کی اُمید پر بہت خوش تھا“ (یوحنا 8:56)۔

6۔ پیدائش 12:3 میں پطرس نے اعلان کیا کہ خدا نے یہودی قوم کو برکت دینے کے لیے یسوع کو بھیجا اُس وعدہ کو قائم رکھنے کے لیے جو اُس نے ابرہام کے ساتھ باندھا تھا (اعمال 3:25۔26)۔

7۔ پولس نے اعلان کیا کہ خدا، جب اُس نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ ”زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے“ (پیدائش 12:3)، خداوند اعلان کر رہا تھا کہ وہ غیر قوموں کو ایمان کے وسیلہ راستبازٹھہرائے گا اور وہ ابرہام کے لیے انجیل کا پیشگی اعلان کر رہا تھا (گلتیوں 3:8)۔ اِس کے مطابق، اُس نے بیان کیا کہ مسیح میں تمام ایماندار ”ابرہام کے وسیلہ برکت (ایمان کے وسیلہ راستبازی کے ساتھ) برکت پائیں گے“ (گلتیوں 3:9)۔

8۔ پولس نے بھی اعلان کیا کہ: ”مسیح خدا کی سچائی ثابت کرنے کے لیے مختونوں کا خادم بنا۔۔تاکہ اُن وعدوں کو پورا کرے جو باپ دادا سے کیے گئے تھے ۔اور غیر قومیں بھی رحم کے سبب سے خدا کی حمد کریں۔“ (رومیوں 15:8۔9)۔

9۔ پولس نے مزید کہا کہ مسیح صلیب پر شریعت کی لعنت کو برداشت کرنے کے لیے مرا، ”اِس لیے کہ ابرہام کو دی جانے والی برکت یسوع مسیح کے وسیلہ غیر قوموں میں آئے، اس لیے کہ ہم ایمان کے وسیلہ سے اُس روح کو حاصل کریں جس کا وعدہ ہوا ہے“ (گلتیوں 3:13۔14)۔

10۔ پولس نے صراحت سے بیان کیا کہ موسیٰ کا عہد اور شریعت کو خدا کے ابرہام اور اُس کی نسل (مسیح) کو دیے گئے وعدوں کے بعد کئی صدیوں تک متعارف کرایا، ”جس عہد کی خدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی اُس کو شریعت بعد میں آ کر باطل نہیں کر سکتی“ (گلتیوں 3:16۔17)۔

11۔ پولس نے یہ بھی علان کیا (1) کہ ابرہام دونوں یہودیوں اور غیر قوموں کے درمیان ”اُن سب کا باپ ہے جو ایمان رکھتے ہیں“ (رومیوں 4:11۔12)، اور (2) وہ سب جن کا تعلق مسیح کے ساتھ ہیں ”ابرہام کی نسل ہیں، اور وعدہ کے مطابق وارث ہیں“ جسے خدا نے ابرہام کے ساتھ باندھا تھا (گلتیوں 3:39)۔

12۔ آخر کار، مسیح نے چھٹکارہ کی اصطلاحات میں جلال کے آنے والے مقام کو بیان کیا ”کہ بہترے آ کر ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوگے۔“ (متی 8:11)۔

اِس سب کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا وعدہ، عہد کے طور پر ابرہام کو دیا گیا، کہ وہ اُس کے بعد ہمیشہ کے لیے ابرہام اور اُس کی روحانی نسل کا خدا ہو (پیدائش 17:7۔8) جو عارضی طور پر مستقبل اور تجدید کی گئی کائنات اور سارے معاشرے کا احاطہ کرے۔ یہ محض ایسا کہنا ہے کہ ابرہام کا عہد، خاص منظر میں، جو خدا کی ساری کلیسیا کی نجات کو تھامتا ہے، اُس کی شناخت فضل کے عہد کے پروگرام کے ساتھ ہے۔ اِس کا یہ بھی مطلب ہے کہ فضل کے عہد کی برکات جس سے ایماندار آج مسیح میں، نئے عہدنامے کے تحت لطف اندوز ہوتے ہیں، وہ اِس عہد میں پائے گئے جسے خدا نے ابرہام کے ساتھ باندھا تھا۔ ایک دوسری طرح کہا گیا کہ، ”نیا عہد“ جس کا ثالث یسوع مسیح ہے جو سادہ طرح چھٹکارہ دلانے کی تاریخ میں ”ابرہام کے وعدے کی وسعت اور آشکارہ“ کرنے والا ہے۔ پھر، یسوع مسیح کی کلیسیا، پُرانا اسرائیل نہیں ہے، یہ خدا کے موجودہ دن کے لوگ ہیں جن کی جڑیں پیچھے ابرہام سے ملتی ہیں۔

یہ اقتباسات خدا کے فضل کے ایک عہد اور خدا کے ہر زمانہ کے لوگوں کے یکتا ہونے کی بھی نشاندہی کرتے ہیں جو چھٹکارے کی تاریخ میں اُس بدعت کے ذریعہ داخل ہونے کو روکنے کے خلاف ہے جو کہ ”سرزمین کی الٰہیات“ کی برائی کی جڑ ہے جس کی آج فلسطین کے ملک کے لیے اسرائیل سے متعلق مشہور ”دائمی الٰہی حق“ کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ 2۔ یہ ایسے کہنا ہے کہ، خدا کا چھٹکارہ دلانے کے مقصد کو، جسے پیدائش 3:15 میں عیاں کیا گیا ہے، ایک بار جب یہ ابرہام کے عہد کی اصطلاحات کے اسلوبِ بیان میں آیا تھا، یہ اسرائیل، داود کے ساتھ کامیاب وعدوں کے بعد پیشگی کیا گیا تھا، اور آخر کار یہ نیا تھا۔ اِس کے مطابق، گلتیہ میں غیر قوم کلیسیاوں کے نام اپنے خط میں پولس نے اُن کو بیان کیا جنہوں نے اپنے آپ کو یہودی شریعت سے نکال لیا اور جنہوں نے“

ہمارے خداوند یسوع مسیح کی صلیب کے علاوہ کبھی شیخی نہیں ماری، یہ کہ، "خدا کے اسرائیل" کے طور پر، مسیح کی کلیسیا نے" (گلتیوں 6:12 - 16)۔ افسیوں کے نام اپنے خط میں پولس نے اُن غیر قوم ایمانداروں کو بتایا کہ خدا نے مسیح میں اُنہیں اسرائیل کے سکونتی بنایا تھا اور اُس وعدہ کے عہد سے فائدہ اُٹھانے والے بنایا تھا (افسیوں 2:11 - 13)۔ اور فلپیوں کے نام اپنے خط میں پولس نے اعلان کیا کہ وہ 'جو خدا کے روح کی ہدایت سے عبادت کرتے ہیں، اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ہیں، اور جسم کا بھروسہ نہیں کرتے" وہ سچے "مختون" ہیں (فلپیوں 3:3)۔ واضح طور پر، یسوع مسیح کی کلیسیا موجودہ دور کا سچا خدا کا اسرائیل ہے۔

جان میوری، کرسچن پیپٹسٹ (پریسبائٹرین اور ریفارمڈ، 1962)، 46۔

اِس بُری 'الٰہیاتی سرزمین' کے چھٹکارے کے الجھاؤ کے لیے، کونکس تھیالوجی سیمنری کے "مبشرانِ انجیل اور دوسری دلچسپی رکھنے والے گروہوں: خدا کے لوگوں، اسرائیل کے ملک، اور انجیل کے غیر متعصب ہونے" کے لیے ایک کھلے خط کو دیکھیے، جسے "وِٹن برگ ڈور" کے زیرِ نگرانی سیمنری کی ویب سائٹ www.knoxseminary.edu پر ارسال کیا گیا ہے۔

وعدہ کی سرزمین (ملک) کی مثالی فطرت۔

بلاشبہ، دُنیاوی، سرزمین کے زمینی وعدے ابراہام کے عہد میں ابراہام اور اُس کی نسل کے ساتھ باندھے گئے تھے (پیدائش 7:12، 15:13، 17، 18:15، 8:17)۔ لیکن عہد کے قصد کے لیے سرزمین کے وعدے کبھی بنیادی اور مرکزی نہیں تھے، اور خدا نے پُرانے عہدنامے کی حالتوں کے تحت بنیادی ہونے کے طور پر ان وعدوں کے لغوی طور پر پورا ہونے کو کبھی نظر انداز نہیں کیا، بلکہ، سرزمین کے وعدوں کے پورا ہونے کو مزید بنیادی اور ضروری چھٹکارہ دلانے کے وعدوں کے قائم ہونے کے طور پر دیکھتا تھا، اور اُن کے پورا ہونے کے لیے وہ خدا کے چُنیدہ کے لیے حتمی اور کامل نجات اور کائنات کی آسائش کا انتظار کرتے ہیں (رومیوں 8:19 - 23)۔ میں ایسا اس لیے کہتا ہوں کیونکہ بائبل اعلان کرتی ہے ابراہام فلسطین میں "ایک غیر ملک" کے طور پر رہتا تھا (عبرانیوں 11: 9)۔ اور وہ اپنی زندگی کے دوران کسی سرزمین کا کبھی وارث نہ بنا (اعمال 7:5)، جو کہ محض ایسا کہنا ہے کہ ابراہام ایمان رکھتا تھا کہ خدا کے سرزمین کے وعدوں کو پورا ہونا اساسی طور پر آنے والے وقت میں پورا ہونا تھا۔

کیا یہ واقعی خدا کے سرزمین کے وعدے کے لیے ابراہام کی سمجھ تھی؟ یا کیا اُس نے سوچا کہ خدا کا وعدہ صرف سرزمین کے چھوٹے حصے کے لیے تھا جسے مدیانی سمندر اور جارڈن کی وادی اور عام طور پر شمال پر اور گلیلی سمندر کی طرف سے جنوب اور بحرِ قلزم کے جنوب تک بمشکل حد بندی کی گئی تھی؟ کیا اُس کا ایمان جس کے بارے جاننے سے اُسے مطمئن ہونا تھا کہ کسی دن اس کی نسل "مصر کے دریا سے (دریائے نیل نہیں بلکہ وادی ال آرش) بڑے دریا، دریائے فرات تک" سرزمین کا وارث ہونا تھا۔ (پیدائش 15: 18)؟ دوبارہ، ہم مشکل سے جواب دیں گے۔ ایمان کے وسیلہ چلنے کا اُس کا ساری زندگی کا تجربہ نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ (عبرانیوں 11: 8، 9، 17 میں "ایمان کے وسیلہ ابراہام" کے واقع ہونے والے جملے کو دیکھیے) جس میں اُسے سکھایا گیا کہ وہ ان عارضی حالات سے بالاتر ہو کر جس میں وہ رہتا تھا اُس پر غور کرے۔

اُس کے لیے خدا کے سرزمین کے وعدے کے ابراہام کے تصور کو سمجھنے کے لیے، ہمیں نئے عہدنامے کے مصنفین کی الٰہی طور پر عیاں کردہ بصارتوں پر خاص غور و خوص کرنا ہے۔ بالکل جیسے پولس نے اعلان کیا کہ اسرائیل کے چھٹکارے کی تاریخ کے واقعیات اس دور میں ایمانداروں کے لیے "نمونہ" تھے (1 کرنتھیوں

6:10)، بالکل جیسے پولس نے کہا تھا کہ پُرانے عہد کے مذہبی تہوار" آنے والی چیزوں کا سایہ" تھے(کُلسیوں2: 17)، جیسے عبرانیوں کے مصنف نے بیان کیا کہ پُرانے عہد کے نیچے چھٹکارے کا انتظام" آنے والی اچھی چیزوں کا سایہ" تھا (عبرانیوں 10: 1)، عبرانیوں 11: 8۔ 16 میں، اُس نے یہ بھی سکھایا کہ، ابرہام جانتا تھا کہ خدا کا سرزمین کے وعدوں کا پورا ہونا بہت جلالی تھا، جیسے کہ، بہتر اور آسمانی ملک جس کا تیار کرنے والا اور بنانے والا خدا ہے، پھر فلسطین کا ملک جس کے ساتھ اُن کی تکمیل کے نمونہ کے طور پر کام میں لایا گیا:

ایمان کے وسیلہ ابرہام۔۔۔وعدہ کی سرزمین میں رہنے کے لیے گیا، ایک پردیسی ملک کے طور پر، اضحاق اور یعقوب کے خیموں میں رہ رہے تھے، اسی وعدہ میں اُس کے وارث۔ کیونکہ وہ اُس شہر کی تلاش کر رہا تھا جس کی بنیادیں تھیں، جس کا خاکہ بنانے اور تعمیر کرنے والا خدا ہے۔۔۔

یہ سب ایمان میں مرے، اپنے وعدہ کی گئی چیزوں کو حاصل نہ کرتے ہوئے ،2 بلکہ اُنہیں صرف دور سے دیکھتے اور اُن کا خیر مقدم کرتے ہوئے، اور اس کو قبول کیا کہ زمین پر اجنبی اور جلاوطن تھے۔ کیونکہ لوگ جو ایسا کہتے تھے وہ اسے واضح کرتے تھے کہ وہ ایک ملک۔۔۔بہتر مُلک کی تلاش کر رہے ہیں، یہ کہ، آسمانی کی۔ اسی لیے، خدا اُن کا خدا کہلوانے میں شرمندہ نہیں ہوتا، کیونکہ اُس نے اُن کے لیے شہر تیار کیا تھا۔۔۔

یہ خاص الٰہی وعدہ پہلے سے ہی یشوع اور سلیمان کے دورِ حکومت میں اُن کی اس سرزمین پر فتح سے لغوی اور صاف طور پر پورا کیا جا چکا تھا (یشوع 21: 43۔ 45، 23: 14، 1 سلاطین 4: 24)۔ یہ یہودی ہزار سالہ دور میں کسی آنے والی چیز کی تکمیل کا تقاضا نہیں کرتا۔

ابرہام، مکفیلہ کے کھیت کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کا مالک تھا، جسے اُس نے حتیوں سے خریدا تھا جو وہاں مقیم تھے تاکہ یہ سارہ اُس کی بیوی کے لیے گورستان کی جگہ ہو (پیدائش 23)۔

سراسر واضح طور پر، ابرہام یہ سمجھا کہ وہ سرزمین جس کا اُس کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا درحقیقت دونوں اس کی ابتدا اور روحانی، ابدی حقیقت میں اس کی اساس کو پورا ہونا تھا، جو ابھی آنے والے وقت میں ہے۔

پُرانے وقتوں میں زمین کے کسی خاص خطہ پر قابض ہونا خدا کے دُنیا میں چھٹکارے کا کام کرنے کے اعتبار سے یہ بہت سے پہلوؤں کے لیے معنی خیز تھا، لیکن ابرہام کے عہد کے نیچے واضح طور پر سرزمین کا وعدہ نے سادہ طور پر ایک نمونے کے طور پر کام کیا، مستقبل میں پیشگی مسیحا کے ساتھ آنے والی مسیحائی بادشاہت جو آسمان پر داود کے تخت کی قیاس آرائی کرتی ہے، اور اُس کے جی اُٹھنے کے بعد کائنات پر حکمرانی اور پھر اوپر اُٹھایا جانا، اور اُس وقت تک حکمرانی کرنا جب تک کہ اُس کے دُشمن اُس کے پاوں تلے نہ ہو لیں۔

ابرہام کے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ سرزمین کے وعدہ کے خیال کو رکھتا تھا جسے نئے عہدنامے نے اُس کے لیے بیان کیا؟ کس نے اُس کی" روحانی" وعدے کے لیے راہنمائی کی جس نے اسے آسمانی بادشاہت کی حقیقتوں کو پختہ بنایا؟ جواب اس حقیقت میں پنہاں ہے کہ اُس نے خدا کے وعدہ کو اپنے لیے مکمل سنجیدگی کے ساتھ لیا کہ" اُس کے وسیلہ زمین کے سب خاندان برکت پائیں گے" (پیدائش 12: 3)1۔ اسی لیے، اُس نے قیاس کیا کہ اُس کے لیے اور اُس کی نسل کے لیے کیا گیا، جو کہ مسیح ہے، (گلتیوں 3: 16)، جسے مسیح میں عائد کیا گیا کہ" وہ دُنیا (کوسموس) کا وارث (فلسطین نہیں) ہوگا" (رومیوں 4: 13) واضح طور پر، ابرہام یہ سمجھا کہ خدا کے سرزمین کے وعدے کا مطلب یہ کہ خدا کو ساری کائنات کو اس کی پہلی فردوس والی شکل میں لانا تھا اور اس میں اُس نے اس کے انتظار میں اپنی اُمید اور صبر کو قائم رکھا۔ اُس کے ایمان اور سمجھ کو کسی کم تر چیز سے مطمئن نہیں ہونا تھا!

موسیٰ، اور اُس کے ہم عصر بھی، چالیس سالوں کے لیے سیناء کے بیابان میں پھرتے رہے، اور ایمان میں مر گئے، وعدہ کو حاصل کیے بغیر

(عبرانیوں 11: 39)۔یشوع کی قیادت کے زیر سایہ اسرائیلیوں نے ملک کو فتح کیا، اُس محدود انداز میں فردوس کو حاصل کرتے ہوئے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا۔لیکن جلد ہی یہ واضح ہوگیا کہ یہ علاقہ اصل فردوس نہیں ہوسکتا۔فاتح کنعانی ''بربنیوں'' کے ور پر ملک میں قائم رہے۔اور بادشاہت کے متحد اور تقسیم ہوئے اوقات میں اسرائیل کے گناہ کی وجہ سے، ملک آخر کار نئے بابلیوں سے برباد کردیا گیا،سکونت کرنے والا جلال سلیمانی ہیکل سے جُدا کردیا گیا (حزقی ایل 9:3، 10: 1۔ 22)۔جس ہیکل تب تباہ کیا گیا تھا،اور لوگ شہر بدر ہوگئے تھے اور لو۔امائی ،مطلب ''میرے لوگ نہیں'' کے طور پر جانے گئے (ہوسیع 1: 9)۔ایک دفعہ یہ پھل دار ملک صحرا بن گیا،گیدڑوں، اُلووں، اور ریچھوں کے رہنے کی جگہ بنگیا۔ جنت، یہاں تک کہ اس کے پُرانے عہد کے سایہ سے، اسے اُن سے لے لیا گیا۔

پولس گلتیوں 3: 8 میں ہمیں بتاتا ہے کہ جب خدا نے ابراہام کے یہ وعدہ کیا تھا وہ ''ابراہام سے پہلے انجیل کی منادی کرنے'' کے اثر میں تھا، یہ کہ، وہ اعلان کر رہا تھا کہ وہ ایمان کے وسیلہ غیر قوموں کو راست ٹھہرائے گا۔

عزرا اور نحمیاہ کے زیرِ سایہ، بابلیوں کی اسیری کے بعد بحالی کو، بائبل کے مفکرین نے دوسری ہیکل کے زمانہ کے طور پر تجویز کیا، جو فردوس نہیں ہوسکتی تھی۔لیکن ملک واپس آنے اور ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرنے سے اس کی نشاندہی کی گئی۔ اس چھوٹی ہیکل کا جلال،ہیگی نے نبوت کی، کہ یہ کسی دن سلیمان کی ہیکل کے جلال سے بڑھ کر ہوگا۔اس انتہائی تعریفی زبان سے کیا مُراد تھی؟ اس سے مُراد یہ تھی کہ خداوند اُن کے لیے اس عارضی ملک اور مادی ہیکل کی نسبت کچھ بڑھ کر رکھتا تھا۔سرزمین کے وعدہ کو کائناتی درجہ پر تجدید کی گئی جنت سے کسی طرح کم تر نہیں ہونا تھا! جیسے کہ یسعیاہ نے پیش بینی کی ، کسی دن بھیڑیا برے کے ساتھ بیٹھے گا اور چیتا بکری کے ساتھ بیٹھے گا، بچھڑا اور شیر سلامتی سے رہیں گے، اور چھوٹا بچہ اُن کی پیش روی کرے گا۔
دودھ پیتا بچہ سانپ کے بِل کے پاس کھیلے گا، اور وہ لڑکا جس کا دودھ چھڑایا گیا ہو افعی کے بِل میں ہاتھ ڈالے گا کیونکہ جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہے اُسی طرح زمین خداوند کے عرفان سے معمور ہوگی (یسعیاہ 11: 6۔9)۔مزید گناہ نہ ہوگا اور دُکھ نہ رہے گا اور اونٹ کنارے زمین پر عیاں نہ ہونگے۔پھر، پولس رومیوں 9: 25۔ 26 میں لکھتا ہے:
''جو میری (خدا کی) اُمت نہ تھی (نا صرف یہودیوں سے بلکہ غیر قوموں میں سے بھی، رومیوں 9: 24) اُسے (وہ) اپنی ''اُمت'' کہوں گا۔اور جو پیاری نہ تھی (وہ) اُسے ''پیاری'' کہوں گا۔اور ایسا ہوگا کہ جس جگہ اُن سے یہ کہا گیا تھا کہ تُم میری اُمت نہیں ہو اُسی جگہ وہ ''زندہ خدا کے بیٹے'' کہلائیں گے۔''

یسوع کی سرزمین اور قدیم اسرائیل کے مستقبل بارے تعلیم۔

جب یسوع دو ہزار سال قبل آیا، سرزمین کی بائبلی تعلیم نے پیشگی اس کا بنیادی تجربہ کیا۔گلیل میں اور اس کے ساتھ عوامی لین دین کے طریق میں اُس کی عوامی خدمت کے آغاز میں (یسعیاہ 9: 1، متی 4: 12۔ 16 میں سے حوالہ)، یسوع یہ بیان دے رہا تھا۔
تمام قوموں کے لیے اس سرزمین کے ساتھ چھلانگ مارنے والے تختے کی مانند برتاؤ کرتا تھا۔خدا کی بادشاہت، یسوع کی تعلیم کا مرکزی موضوع کو اُس ریاست کا احاطہ کرنا تھا جسے قدیم اسرائیل کے کناروں سے اُس پار تک بڑھنا تھا۔جیسے پولس نے نشاندہی کرتے ہوئے اشارہ کیا، کہ خدا کے ابراہام کے ساتھ وعدے کا مطلب یہ تھا کہ وہ ساری دُنیا کا وارث بنے (رومیوں 4: 13)۔یسوع نے اپنی خدمت کو محض کنعان کی سرزمین کی بجائے پوری دُنیا کے لیے قائم کیا جسے اُس نے پُرانے عہد کے ''نمونے'' کو نئے عہد کے ''نمونے'' کے ساتھ تبدیل کرنے کے لیے واضح کیا۔یہ سکھاتے ہوئے کہ خدا کی بادشاہت اُس کی پہلی آمد کے ساتھ اُس کے فضل کے طریقہ سے ظاہر ہوئی اور اس کے بعد اُس کی دوسری آمد پر اُس کی قدرت کے طریق میں ظاہر ہوتے

ہوئے، اُس نے خدا کی ساری تخلیقی ترتیب کی تجدید شباب میں اُس سرزمین میں دودھ اور شہد کے بہنے کے تصور کو پیش کیا۔ یہ کنعان نہیں تھا جیسے کہ اُسے مسیا کی بادشاہت میں قائم ہونے سے فائدہ اُٹھانا تھا۔ ساری کائنات کو تجدید سے شادمان ہونا تھا۔ 1 اب یسوع نے قدیم اسرائیل کے مستقبل کے بارے کیا سکھایا؟ اِس بدکار کسان کی اپنی تمثیل میں (متی 21: 33۔ 45، مرقس 12: 1۔ 12، لوقا 20: 9۔ 19)، یسوع اُس زمین کے مالک کی کہانی بتاتا ہے جس نے اپنے تاکستان کو کچھ باغبانوں کو کرایہ پر دے دیا اور پھر کسی دوسرے ملک چلا گیا۔

جب تاکستان کے پھل کی شکل میں اُس کا وقت آپہنچا کہ وہ اپنا کرایہ وصول کرے، کھیت کے مالک نے کرایہ داروں کے پاس خادم کے بعد خادم بھیجے، اُن میں سے ہر ایک کو مارا پیٹا گیا یا پتھراو کیا گیا یا قتل کر دیا گیا۔ اُن سب کے آخر میں اُس نے اپنے بیٹے کو بھیجا۔ لوقا کہتا ہے کہ اپنے ''پیارے بیٹے'' کو۔''

آخری چار پیراگراف میں بیان کئے گئے نظریات جنہیں میں نے او۔ پالمر روبرٹسن سے حاصل کیے، یہ بائبل کی سرزمین کی سمجھ کے لیے تھے (پریسبائٹرین اور ریفارمڈ، 1966)، 7۔ 13۔

مرقس کہتا ہے ''اب ایک اور، پیارا بیٹا'' یہ کہتے ہوئے: ''وہ میرے بیٹے کا لحاظ کریں گے۔'' لیکن جب کرایہ داروں نے کھیت کے مالک کے بیٹے کو دیکھا، اُنہوں نے کہا: ''یہی وارث ہے، آؤ اِسے مار ڈالیں اور اس کی میراث حاصل کریں۔'' اُنہوں نے، تاکستان سے باہر اُس کے بدن کو پھینکتے ہوئے ایسا کیا۔ جب وہ کھیت کا مالک آیا، اُس نے کرایہ داروں کو نیست کر ڈالا اور تاکستان کو دوسروں کو ٹھیکہ پر دے دیا۔ تمثیل کے تشریحی اغراض اس کے چہرے سے عیاں ہیں۔ یہ کھیت کا مالک خدا باپ ہے، تاکستان، قوم اسرائیل (یسعیاہ 5: 7)، باغبان (اسرائیل کے راہنما، اور خادم، الٰہی انبیاء (متی 23: 37)، اور بیٹا خود یسوع۔

اِس تمثیل کی مرکزی تعلیم عیاں ہے۔ جیسے بلاشبہ یہ اپنے اصل سامعین کے لیے تھی (متی 21: 45) پُرانے عہدنامے کے اوقات میں اپنے خادم انبیا کو بار بار بھیجنے کے بعد کہ وہ اسرائیل کی قوم کو واپس اُس کے پاس بُلا لائیں اور اُن کے گناہ اور بے یقینی کو ختم کریں، اِس سے نہ صرف اُنہیں روکا گیا، بلکہ ایذا دی گئی، اور اکثر قتل کر دیا گیا، خدا، اسرائیل کے مالک کو، یسوع مسیح کو بھیجنا تھا خدا کے دوسرے شخص کو۔ اِس تعلق میں دوبارہ مناسب آیات کو سُنیئے: متی 21: 37، ''پھر سب سے آخر میں اُس نے اپنا بیٹا بھیجا۔'' مرقس 12: 6 ''۔۔۔ اب ایک باقی تھا جو اُس کا پیارا بیٹا تھا، اُس نے آخر اُسے اُن کے پاس بھیجا۔'' متی کا ''سب سے آخری'' اور مرقس کا ''آخری'' سے، یہ بات واضح ہے کہ یسوع نے اپنے آپ کو خدا کے آخری کے طور پر نمائندگی کی، اس کے آخری ایلچی کے طور پر، جس کے بھیجنے کے لیے کوئی اُس سے بڑھ کر نہیں آسکتا اور مزید کچھ نہیں کر سکتا۔ 1۔ خدا کا بیٹا خدا کا تاہل ادراک سب سے عظیم تر پیغام رساں ہے۔

مختصر یہ کہ خدا کو یسوع میں آخر کار (متی، ہسٹرین، مرقس: ایسچٹن) اپنے پیارے بیٹے کو بھیجنا تھا جسے قوم نے رد کرنا تھا۔ لیکن اُس کے بیٹے کا رد کیا جانا، اُن کے رد کیے جانے سے غیر مشابہ تھا جو اُس سے پہلے تھے۔ بلکہ، اُس کا رد کیا جانے میں، یسوع نے سکھایا، کہ الٰہی مذہب مکمل طور پر زیر و زبر کیا جائے گا، اور نئے خاکے کی بنیاد کو رکھا جائے گا (مسیح کی کلیسیا)، جس میں بیٹا مکمل تائید اور اعلیٰ عزت کو حاصل کرے گا۔'' اُس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

یہ تمثیل محمد کے آخری اور نبیوں میں سے سب سے بڑے ہونے، یہاں تک کہ یسوع سے بھی بڑھ کر ہونے کے دعویٰ سے متعلق الجھاؤ پیدا کرتی ہے۔

اِس لیے میں تُم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تُم سے لے لی جائے گی اور اُس قوم کو جو اُس کے پھل لائے دے دی جائے گی۔ (متی 21: 43)

اب تاکستان کا مالک کیا کرے گا؟ وہ آئے گا اور اُن باغبانوں کو ہلاک کر کے تاکستان اوروں کو دے دے گا۔(مرقس 12:9، لوقا 20:16)۔
یہاں بائبل کی ''تائم مقام الٰہیات'' ہے، اور یہ خود یسوع ہے جس نے اِس کا اعلان کیا: قوم اسرائیل، ماسوائے اِس کے چُنے ہوئے باقی ماندہ، کا انصاف ہو گا، اور خاص طور پر کھڑے ہونا جس کے لیے اُنہوں نے قدیم وقت میں لطف اُٹھایا تھا جسے پہلے سے ہی یسوع مسیح کی بین الاقوامی کلیسیا میں دیا گیا تھا جسے اُس نے چُنے ہوئے باقی ماندہ یہودی اور غیر قوم کے لوگوں کو بنایا۔ لہٰذا جیسے یسوع نے نبوت کی، اسرائی کے حکمرانون نے اُسے رد کیا اور روم کو مشتعل کیا کہ وہ اُسے مار ڈالیں، ہیکل کو جلد تباہ کر دیا گیا (دیکھیے متی 24:1۔35)، لوگ منتشر ہو گئے، اور اسرائیل سیاسی وجود رکھنے کے طور پر وجود رکھنے سے دستبردار ہو گیا، جیسے موسیٰ نے استثنا 28:15۔68 میں پیش بینی کی تھی (دیکھیے استثنا 31:24۔29)۔ پولس نے 1 تھسلنیکیوں 2:15۔16 میں علان کیا کہ یہودی جنہوں نے ''دونوں خداوند یسوع اور نبیوں کو بھی مار ڈالا۔۔۔۔ وہ خدا کو پسند نہیں کرتے اور سب آدمیوں کے مخالف ہیں اور وہ ہمیں غیر قوموں کو اُنکی نجات کے لیے کلام سُنانے سے منع کرتے ہیں تا کہ اُن کے گناہوں کا پیمانہ ہمیشہ بھرتا رہے لیکن اُن پر انتہا کا غضب آ گیا'' جبکہ پولس نے 1 تھسلنیکیوں میں اے۔ڈی 50 یا 51 میں لکھا کہ یہ غالباً ناممکن ہے کہ اُس نے اپنے اِس کا جملے یہ ارادہ کیا، ''خدا کا غضب اُن پر آ گیا'' یروشلیم ک تباہی جو 70 عیسوی میں رونما ہوئی۔ اسی طرح، وہ اسرائیل کی قوم کی جانب سے الٰہی ذات کو رد کرنے کا حوالہ پیش کر رہا تھا جس کا یسوع نے بدکار باغبانوں کے لیے اپنی تمثیل میں حوالہ دیا (متی 23:38، 24:15۔28)، رد کیا جانا جسے پولس نے رومیوں 11 میں بیان کیا اسے اسرائیل کو خدا کے سخت کرنے کے انداز میں آنا تھا، چُنے ہوئے باقی ماندہ یہودیوں کو بچانے کے لیے۔ لہٰذا ایک بار پھر، قدیم اسرائیل قدیم وجود کے طور پر ''لو۔ آمی'' ''میرے لوگ نہیں'' کے طور پر بنا، اب صرف باقی ماندہ کو بچانے کے بارے انجام کے ساتھ (رومیوں 9:27۔29)۔ اُس کے مطابق، جسے پولس رومیوں 11:7۔10 میں لکھتا ہے۔

گیرہرڈس واس، یسوع کا خود ظاہر کرنے والا (پریسبائٹرین اور ریفارمڈ (1962) 1978)، 162۔

بی اے جی ڈی ''ایس ٹیلوس''، 812، مناسب طور پر اِس حرف جار کے متعلق جُملے کو توسیعی فعل کے طور پر دیکھتا ہے اور صلاح دیتا ہے کہ اِس کا پوری ہمیشگی' یا 'قطعی' طور پر 'ہمیشہ کے لیے'' ترجمہ کیا جانا چاہیے تھا۔

اسرائیل اُسے حاصل کرنے میں ناکام رہا جس کی یہ تلاش کر رہا تھا (یہ کہ، خدا کے سامنے راستبازی کی، رومیوں 9:31)۔ چُنیدہ (باقی ماندہ) نے اسے حاصل کیا، لیکن بقیہ سخت ہو گئے، جیسا کہ لکھا ہے: ''خدا نے اُنہیں بے حسی کی روح دی، آنکھیں دیں جو نہ دیکھتی تھیں اور کان دیئے جو سُن نہیں سکتے تھے اِس آخری دن تک،'' اور داؤد کہتا ہے: ''اُن کا دسترخوان اُن کے لیے پھندا ہو جائے، اور جب وہ امن سے ہوں تو جال بن جائے۔ اُنکی آنکھیں تاریک ہو جائیں تا کہ وہ دیکھ نہ سکیں اور اُنکی کمریں ہمیشہ کانپتی رہیں۔ (ڈایاپینٹوس 1)۔
لیکن کیونکہ خداوند یہودیوں سے رد کیے جانے کے ذرائع کو نہیں رکھتا تھا، یہودی باقی ماندہ کو فضل سے چناؤ کرتے ہوئے (رومیوں 11:5)، آج چُنیدہ یہودی ''حسد کو بھڑکاتے ہوئے'' نجات یافتہ بنتے ہیں اور اُن نجات یافتہ غیر قوموں کے ہجوم سے جو اُن کے آباؤاجداد کی طرف سے پیش کی گئی روحانی برکات سے لطف اندوز ہو رہے ہیں، اور جو یسوع مسیح، اُن کے مسیحا کے ایمان کے وسیلہ، واپس اپنے ''زیتون کے درخت'' میں پیوندکاری کر رہے ہیں (رومیوں 11:23۔24) غیر قوموں کی واجبیت پھر چُنیدہ یہودیوں کی واجبیت کے لیے بنیادی راہ ہے، بلاشبہ، اِس طرح (ہوٹوس) ''سارا اسرائیل'' نجات یافتہ بنے گا (رومیوں 11:26)، 2۔

روبرٹسن ،خدا کا اسرائیل، 174، ایف این۔3،درست طور پر ہم چشم ہوتا ہے کہ لفظ ''باقی ماندہ'' ضروری طور پر چھوٹا ہونے کا قصد نہیں ہے،غیر ضروری عدد بلکہ سادہ طرح وہ جسے ''چھوڑا'' گیا ہے۔لیکن جب اسرائیل بیان کرتا ہے، ''اگرچہ اسرائیل کے فرزندوں کا عدد سمندر کی ریت کی طرح ہوگا، یہ باقی ماندی ہیں ہو نجات یافتہ بنیں گے،'' الجھاؤ یہ ہے کہ خدا قدیم اسرائیل ڈھیر کو سخت کرے گا۔

اس جملے کا بھی ترجمہ ''لگاتار'' کے طور پر بھی ہوگا،لیکن، ''لگاتار'' ہونا اس سیاق و اسباق میں ''ہمیشہ'' کے طور پر ایک جیسی سمجھ دیتا ہے۔

رومیوں 11 کی میری تشریح کے لیے میری مسیحی ایمان کی نئی دانستہ الٰہیات ' کو دیکھیے (سیکنڈ ایڈیشن،تھامس نیلسن، 2002)،1025۔1030۔وہاں میں نے شرع کے طور پر دکھایا کہ جیسے خدا نے پورے اس دور میں الٰہی احاطہ کرنے کو پوری طرح لا رہا ہے (رومیوں 11: 25)جس میں یسوع کے ایمان میں غیر قوم بھی شامل ہیں، اسی طرح اس دور میں وہ احاطہ کیے گئے الٰہی پورے عدد کو بھی لا رہا ہے (رومیوں 11: 12) یہودی چیدہ کو (باقی ماندہ)جن کا ایمان یسوع میں ہے تاکہ دونوں ''پوری تعداد'' اس دور میں پہنچ جائے۔جبکہ اسرائیل ایک قوم کے طور پر خدا کے ساتھ اس دور میں نجات کے عہد کو ہیں رکھتی ،جیسے وہ نجات یافتہ ہیں، جیسے وہ مسیح میں ایمان کے وسیلہ پیوند کیے جاتے ہیں تاکہ انجیر ے درخت کی کٹائی'' ہو (رومیوں 11: 17۔24) یہ کہ کلیسیا کی۔

میں نے روبرٹسن سے اس اضافہ اور ردوبدل کو،خدا کے اسرائیل کے لیے، 194 کے موافق کیا ہے۔

1۔جدید اسرائیل کو اس حقیقت کا سامنا کرنا ہے جسے ابراہام کی مادی نسل بنتا تھا اور ابراہام کا خون ہونا تھا جسے اُن کی رگوں میں دوڑتا تھا۔جیسے یوحنا پتسمہ دینے والے نے خبردار کیا: ''اور اپنے دلوں میں یہ کہنے کا خیال نہ کرو کہ ابراہام ہمارا باپ ہے کیونکہ میں تُم سے کہتا ہوں کہ خدا ان پتھروں سے ابراہام کے لیے اولاد پیدا کرسکتا ہے'' (متی 3:9)۔یہودیوں کے لیے جنہوں نے کہا: ''ابراہام تو ہمارا باپ ہے'' لیکن کون اُسے مارنے کی کھوج لگا رہے تھے، یسوع نے کہا ،''اگر تُم ابراہام کے فرزند ہوتے تو ابراہام کے سے کام کرتے (یہ کہ،تُم میرے دن کو دیکھنے سے شادمان ہوتے)۔۔۔تُم اپنے باپ ابلیس سے ہو''
(یوحنا 8:39۔44،56)۔
2۔ قدیم یہودیوں کو یقیناً یاد کرنا تھا کہ ابراہام کے دو بیٹے تھے،جس کا مطلب ہے کہ ''سب ابراہام کے فرزند نہیں ہیں کیونکہ اُس کی نسل ہیں،''یعنی جسمانی فرزند خدا کے فرزند نہیں بلکہ وعدہ کے فرزند نسل گنے جاتے ہیں'' (رومیوں 9:7۔8)۔

خدا کی مسیحائی بادشاہت، ابراہام کے ساتھ حقیقی وارث ہیں، اُس وعدہ کی سرزمین می جو اصل، اور اعلیٰ درجے کے ہیں۔
3۔پُرانے عہدنامے میں وعدہ کی گئی سرزمین کے وراثتی محدود وسعت کی وجہ سے، اسے چھٹکارہ کی ریاست میں لگاتار معنی خیز ہونے کے طور پر دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ اس کا سکھانے کے لیے نمونے کے طور پر کام کہ فرمانبرداری اور الٰہی برکت ہاتھوں ہاتھ جاتی ہے اگرچہ نافرمانی اور الٰہی سزا بھی ہاتھوں ہاتھ جاتی ہے۔
4۔پُرانے عہدنامے کی ''اسرائیل'' کی ''وطن'' ''واپسی'' کے بارے پیش بینی اسرائیل کی ریاست کی سابق سیاست کی دوبارہ قائم کیے جانے کی اصطلاحات کو ''سب چیزوں کی بحالی'' پر بھرپور کو رکھنے کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو مسیح کی واپسی پر ایمانداروں کی بحالی کے ساتھ جُڑی ہوگی (اعمال 3: 21،رومیوں 8:22۔23)۔ان نبوتوں کو لغوی طور پر بیان کرنے کے لیے اس کی اساس کے نمونے کو ہٹانا ہوگا۔

5۔ آنے والی مسیحائی بادشاہت دوبارہ خلق کی گئی ساری کائنات کو گلے لگائے گی اور خاص ظہور کا تجربہ نہیں کرے گی جسے کسی سمجھ میں مشہور "مقدس مقام" یا کہیں اور جگہ پر "یہودیوں" کے طور پر دھیان میں نہیں لایا جا سکتا۔

پطرس مختون شاگرد، (جسے یقینی طور سے اپنے کان کو کسی آنے والے استحقاق سے جس سے یہودی لطف اندوز ہوں اپنے کان کو اُس طرف پھیرنا تھا)، جب اُس نے 2 پطرس 3 میں آنے والی چیزوں کے لیے لکھا، اُس نے یہودی ہزار سالہ دور یا فلسطین میں یہودی بادشاہت کی بحالی کے بارے کچھ نہیں کہا بلکہ ساری زمین کی تاریخ کو تین زمانوں میں منقسم کر دیا: پہلا زمانہ "اُس وقت کی دُنیا"۔ پیدائش کے طوفان کے لیے تخلیق کی ابتداء تک وسیع ہونا (2 پطرس 3:5۔6)، دوسرا زمانہ: "آسمان اور زمین جواب وجود رکھتی ہے" (2 پطرس 3:7)۔ طوفان سے خدا کے آخری دن تک پھیلتے ہوئے، جس وقت زمین آگ سے تباہ ہو جائے گی (2 پطرس 3:7) اور موجودہ آسمان "بڑے شور کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اور اجرامِ فلک حرارت کی شدت سے پگھل جائیں گے" (2 پطرس 3:10)، اور تیسرا زمانہ۔ "نیا آسمان اور نئی زمین جس میں راستبازی بسی رہے گی" (2 پطرس 3:13)۔ جو پورے آنے والے وقت میں پھیلی رہے گی۔ اگر اُس نے اِس موجودہ طور کی پیروی کرتے ہوئے یہودی ہزار سالہ دور پر ایمان رکھا تو 2 پطرس 3 کو اس کا ذکر کرنے کے لیے ایک مناسب جگہ ہونا تھی، لیکن وہ یہودی ہزار سالہ دور سے کمرتر، اِس ہزار سال کا ذکر نہیں کرتا، جس میں تین ٹائم فریم میں زمین کی تاریخ میں قائم ہے۔

نتیجہ

ہمیں اس سب سے کیا نتیجہ اخذ کرنا چاہیے؟ قدیم اسرائیل کی غیر یقینی کی دو حقیقتیں اور خدا کا قدیم اسرائیل کے لیے غضب (1 تھسلنیکیوں 2:15۔16) آج کے مسیحیوں کے لیے مسئلے کو اُٹھاتا ہے۔ ایک جانب، کیا اِن لوگوں کے لیے ہمارے رویہ کو جن کے وسیلہ نا صرف ہمارا پُرانے عہدنامے کا کلام آیا بلکہ ہمارا مسیحا اور جسم کے مطابق ہمارا نجات دہندہ بھی آیا (رومیوں 9:5)، بلاشبہ، اک شکرانے کے یے ہماری نجات (یوحنا 4:22)، اور کیا مسیحیوں کو اپنی طاقت سے ہر اُس چیز کو نہیں کرنا چاہیے یہودیوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے لیے جسے وہ خود اپنے ساتھ برتاؤ کیے جانے کی خواہش رکھتے ہیں؟ دوسری جانب، کیا یہودی لوگ مسیح کی مصلوبیت میں ساز باز نہیں کرتے تھے، اِس موقع پر یہودیوں کے ساتھ رومن کیتھولک ازم کے باوجود، اور دُنیا کے یہودیوں نے دُنیا کے نجات دہندہ کو رد نہ کیا، اُسے جھوٹے مسیحاوں کی لمبی نسل میں ایک ہونے کے طور پر بیان کرتے ہوئے، اور ان یہودیوں کے لیے نہیں، یہ مانتے ہوئے کہ مسیحیوں کو بُت پرستوں کے طور پر قیاس کرتے ہیں؟

اِس مسئلہ کے جواب میں، میں پہلے کہوں گا کہ کسی مسیحی کو کسی چیز کی تائید نہیں کرنی چاہیے جو یہودیوں کے خلاف اُن کی مذہبی یا نسلی ہونے کہ وجہ سے، قانونی مخالف سے مماثلت رکھتی ہو۔

اسی وقت، اِس حقیقت کی روشنی میں یہودی لوگوں کے لیے نجات کی اُمید مہیا کردہ مسیحی انجیل میں ہے، بلاشُبہ، یہ غلط ہوگا کہ محبت نہ کرنے والا اور غیر مسیحی، مسیحیوں کے لیے حوصلہ یا یہودیت کی مذہبی یا نسلی وجود کا جاری رکھنے یا قائم رکھنے میں مددگار ہو جو کہ خدا کے سامنے منظوری کی اُمید کے ساتھ ہے۔ یہ سادہ طرح یسوع مسیح کے قطعی اور یکتا ہونے کو نجات دہندہ کے طور پر سنجیدگی سے لینا ہے اور اُس اُمید کے طور پر جو نا صرف قدیم اسرائیل کے ہے بلکہ ہر نسل اور قوم کے لیے ہے۔ بائبل خدا کے سامنے منظوری کے لیے ہر اُمید کے انتقام کی پیش بینی کرتی ہے جو مسیح کے کام میں سے نہیں ہے۔ ایسی منظوری کا تعاقب اخلاقی یا اچھے کاموں کے وسیلہ بیکار ہے (گلتیوں 2:16)۔ اِسی لیے، یہودی، اگر وہ کبھی خدا سے دی گئی اصل معافی کو جانتا ہے، وہ اِس نظریہ کو فراموش کرتا ہے کہ توریت کے لیے یا بزرگوں کے ساتھ اُس کا نسلی ربط اُسے خدا کے سامنے قابلِ قبول بناتا ہے (رومیوں 2:17۔29؛ گلتیوں 5:3۔4)۔

یہ سوچنا عجیب ہے کہ، اگر انجیل کے لیے واضح بغاوت نہیں، تو مسیحیوں کو اس کی اخلاقی یا مذہبی امتیازات کی پابندی میں اسرائیل کی مدد اور اعانت کرنا تھی جسے الٰہی پسندیدگی کے لیے اس کی اُمید کو مہیا کرنا تھا۔ اور اب، اِس معاملے میں کہ پیدائش 12:3 کی برکت اُن کی ہونا تھی، اور اس دھمکی دی ہوئی لعنت سے

بچنے کے لیے اُسی آیت میں بیان کیا گیا تھا، بہت سے مسیحی گرمجوشی سے ایمان رکھتے ہیں کہ اُنہیں یقیناً صیونی وجوہات میں مدد کرنا تھی اِس کی خواہ کچھ بھی قیمت ہو اور دُنیا میں ''پیشگی اسرائیلیوں'' کے ساتھ شادمان ہونا تھا۔ وہ یہ شناخت کرنے میں ناکام رہے، جیسے اُنہوں نے کیا (1) کہ جتنا زیادہ اُنہوں نے یہودیوں کو اس غیر بائبلی ادراک کو تھامے رکھنے کے طور پر حوصلہ افزائی کی جو کہ ''یہودیت'' کے فرمان ہیں 1 اور (2) جتنا زیادہ اُنہوں یہودیت کو اپنے مذہب کے طور پر تھامے رکھا، جیسے جتنا زیادہ اُنہوں نے یسوع مسیح کو رد کرنا جاری رکھا جو کہ اسرائیل کی اُمید ہے اور جسے ابدی طور پر سزا ملی۔ رومن کیتھولک کلیسیا اپنی جدید کوششوں میں، اُنہوں نے یہاں 1994 میں کیتھولک کلیسیا کی مسیحی تعلیم کے علان کرنے میں مدد نہ کی اور ایسا یہودی لوگوں کے ایمان کی وجہ سے تھا۔ مسیحی تعلیم کو ''پہلے خدا کے کلام کو سُننے'' کے طور پر بیان کیا گیا، دوسرے غیر مسیحی مذاہب کے غیر مشابہ، جو کہ پُرانے عہدنامے میں خدا کے مکاشفے کا پہلے سے تیار کیا ہوا جواب ہے (پیراگراف 839)، 2 کیونکہ یہودیوں کے لیے جن کا رومیوں 9:4-5 میں بیان کیے گئے استحقاق کے ساتھ تعلق ہے (پیراگراف 839)، اور کیونکہ مسیحیوں کے ساتھ وہ خدا کے لوگ جن میں یہودی بھی شامل ہیں ''مسیحا کے آنے کا انتظار کرتے ہیں'' (!) (پیراگراف 840)، ناراض مت ہوں کہ یہودی لوگ زیادہ تر یسوع مسیح کے خدا ہونے سے انکاری ہیں اور اس کے ساتھ تثلیث کی تعلیم کے انکاری، ایک گمراہ کرنے والے نبی کے طور پر، اور جس پر کفر بکنے کا الزام لگایا، اور اُسے مصلوب کیا، اور اس کے مطابق آج ایمان رکھتے ہیں کہ مسیحی بُت پرست ہیں کیونکہ یہ اُس کی عبادت کرتے ہیں وہ سادی طرح ایک آدمی تھا، ناراض مت ہوں کہ وہ مسیح کے قائم مقام کفارے کو دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ روم کی تعلیمات کے مطابق وہ ابھی تک خدا کے لوگوں سے جُڑے ہوئے ہیں اور بہت سے آسمان پر جاتے ہیں!

پُرانے عہد میں خدا کے مکاشفہ یہ اُن کا جواب، بلاشبہ، منفی ہے۔ اِس صلاح کے لیے کہ مسیح کو رد کرنے والے یہودیوں کا ایمان کسی حساب سے پُرانے عہد نامے کے مکاشفہ کے لیے موزوں جواب ہے تو یہ یقینی طور پر اس صورتِ حال کے لیے غلط تخمینہ ہے۔ اِس حقیقت کی روشنی میں کہ یہودیوں کے نجات کی صرف اُمید مسیحی انجیل کے مہیا کرنے میں سکونت کرتی ہے، یہ سادہ طرح اُن کی صیونی اسباب میں یا اُن کی ''یہودیت'' میں اُن کی بڑی غلطی کے ساتھ مدد کرنا یا حوصلہ افزائی کرنا ہے ۔

دوبارہ، مسیحیوں کو آج اکثر بتایا گیا ہے کہ اپنے جدید یہودی دوستوں کے لیے اپنی گواہی میں وہ قیاس کر سکتا ہے کہ یہودی جس سے وہ بات کرتا ہے وہ پہلے سے ہی پُرانے عہدنامے پر ایمان رکھتا ہے اور یہ صرف اسے دکھانے کے لیے قائم ہے کہ یسوع مسیح ایک ہے جس کے بارے پُرانے عہدنامے کے نبیوں نے بات کی تھی۔

یہ یقینی طور پر اصل صورتِ حال کا غلط تخمینہ ہے۔ دُنیا کی بہت زیادہ یہودی تعداد آج نہ تو یہ ایمان رکھتی ہے کہ پُرانا عہدنامہ زندہ خدا کی تحریک، یا غلطیوں سے مبرا کلام ہے نہ ہی یہ اس بارے سُراغ رکھتا ہے جو پُرانا عہدنامہ سکھاتا ہے۔ ہمیں یہاں بہت محتاط طور پر سوچنا ہے، کہ کیا ایک سچے طور پر پُرانے عہدنامے پر ایمان رکھ سکتا ہے اور وہ یسوع مسیح کے مسیحا ہونے، نجات دہندہ، اور خداوند ہونے کو قبول نہ کرے؟ کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے مسیحا کو سُنا ہو اور اُس کے کفارہ دینے والے کام کو اور پھر پُرانے عہدنامے پر ایمان رکھنے کو رد کیا ہو۔ یسوع نے خود بیان کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ''کیونکہ اگر تُم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا یقین بھی کرتے، اس لیے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا'' (یوحنا 5:46)۔ جب جدید یہودی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ توریت کی پیروی کرتا اور ایمان رکھتا ہے، اگرچہ وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ یہاں سکھائے گئے فضل کو دیکھتا ہے، لیکن جو بالکل اُسی لمحے یہ یقین بھی رکھتا ہے کہ وہ یقیناً اِس طرح زندہ رہے گا اگر وہ توریت کے ''بیٹے'' یا ''بیٹی'' کے طور پر قائم رہتا ہے، وہ پُرانے عہدنامے پر ایمان نہیں رکھتا اور اُس بچائے جانے سے انکار کر رہا ہے جس کی توریت

درحقیقت بات کرتی ہے۔لاویوں کا قربانی کا نظام درحقیقت یسوع مسیح کی طرف اشارہ ہے،خدا کے برہ کی طرف ،جو اکیلا دُنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جاتا ہے۔

مسیحیوں کو یہ ذہن نشین کرنا ہے کہ کسی غیر ایماندار کو لانے کے لیے،جس میں اخلاقی یا مذہبی اسرائیل شامل ہے،مسیحی ایمان کے لیے،اُنہیں اُن کو یسوع مسیح میں ایمان سے الگ خداوند کی منظوری کے لیے ہر اُمید کے بیکار ہونے کو دیکھانا ہے۔یہ حقیقت کہ یہودی اپنی شریانوں میں دھوڑنے والے ابراہام کے خون کو رکھتے ہیں (متی 3:9،یوحنا 1:13)،یا وہ جسمانی طور پر ختنہ کیے ہوئے ہیں (رومیوں 2:25۔29 گلتیوں 5:2۔6:4،15)یا وہ توریت کے بیٹے اور بیٹیاں ہونے کی "مداوت کر رہے ہیں (رومیوں 2:17۔24،3:9 گلتیوں 3:10،4:21۔5:1)یہ سب نجات کے لیے ناکافی ہیں۔

تاہم ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنا ہے کہ خدا کے،"جتنا زیادہ انجیل کا تعلق ہے،(یہودی) دُشمن ہیں،لیکن جتنا زیادہ چُنے جانے کا تعلق ہے،وہ بزرگوں کے حساب سے بہت عزیز تھے(رومیوں 11:28)،لہذا مسیحیوں ے لیے بھی اُنہیں یہودیوں سے محبت کرنی چاہیے جن باقی ماندہ میں خداوند اپنے چُنیدہ کے لیے وعدوں کو پورا کرے گا۔مسیحیوں کو ہر وہ چیز کرنی ہے جسے وہ کر سکتے ہیں،اُن سے ناواقف ہوئے بغیر (رومیوں 11:28)،اخلاقی یا مذہبی اسرائیل کو اُس مقام پر لانے کے لیے جہاں وہ دستبردار ہونگے اور ہر یہودی اخلاقی یا مذہبی فرق ہوگا جس میں وہ نجات کے لیے اپنی اُمید میں آرام کرتے ہیں۔مسیحیوں کو ایسا اسرائیل کی خاطر کرنا ہے اور وفاداری سے ہٹ کر انجیل کے مقصد کے لیے۔

اپینڈکس

بائبل کی نبوت جدید اسرائیل کے بارے کچھ نہیں کہتی۔درحقیقت،بائبل کی نبوت کے پورا ہونے کے لیے جدید اسرائیل کی ساخت سے دور،یہ کہ،اگر کوئی چیز،خدا کے ہاتھ میں کوئی بڑا اوزار اسرائیل کو قائم رکھنے کے لیے جو اس کی الٰہیات میں تختی سے لاگو کیا گیا۔مسیحی صیونی دعویٰ کرتے ہیں کہ

14 مئی 1948 پر قوم کے طور پر اسرائیل کا قائم ہونا،بائبل کی نبوتوں کو پورا کرتا ہے۔مندرجہ ذیل پُرانے عہدنامے کی نبوتیں بڑے اقتباسات کے نمونے ہیں جسے یہ بائبل کے بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ 1948 میں پورے ہوئے تھے

1۔یرمیاہ 29:14،ایسا کہا گیا ہے،اسرائیل کی جدید ریاست کو پانے کی نبوت۔لیکن یرمیاہ 29 کا سیاق وسباق اسے واضح کرتا ہے کہ بابلیوں کی جلاوطنی کے ستر سال پورے ہونے (10:29) کے بعد "نبوت کی گئی "تجدید"زربابل کے زیر سایہ 536 قبل از مسیح جلاوطنی سے واپسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

2۔یسعیاہ 11:11،یہ کہا گیا،یہ"دوسری مرتبہ" کی بات کرتی ہے جب خدا کو ملک کے باقی ماندہ کو بحال کرنا تھا،پہلی مرتبہ کے 536 قبل از مسیح میں بابل سے واپسی،اور دوسری مرتبہ،1948 میں جدید اسرائیل کو قائم کرنا۔لیکن یسعیاہ 11 کا سیاق وسباق اسے واضح کرتا ہے کہ اسرائیل کی پہلی رہائی موسیٰ کے زیر سایہ مصر سے تھی (11:16) اس کی دوسری بحالی اُن قوموں سے جن میں اسوری یا بابلی یہودیوں کی اسیری منتشر ہوگئی تھی۔

3۔زکریاہ 8:7،یہ کہا گیا،پیش بینی کی گئی کہ خدا"اپنے لوگوں کو شرقی اور مغربی ممالک سے چھڑا لائے گا۔۔۔اور وہ یروشلیم میں سکونت پذیر ہونگے۔"بہر حال،یہ کہ،یہ جدید اسرائیل کی ریاست کی طرف اشارہ کرنے کے طور پر اس نبوت کی رسائی کو دیکھنا ہے۔درحقیقت،اقتباس اُس دور میں یروشلیم کے رہنے والوں کی وفاداری اور راستبازی کی بات کرتا ہے (8:8)،کچھ جو موجودہ یروشلیم کے لیے یقیناً سچ ہیں ہے۔اس کی مانند مزید یہ کہ زکریاہ عزرہ،نحمیاہ،اور ان کے بعد کے دنوں کے دوران جلاوطنوں کی واپسی کی پیش بینی کر رہا تھا (دیکھیے عزرہ 1:7۔10 نحمیاہ 1:11۔2)،یہ کہ،دوبارہ،خدا کے نئے فردوس کی طرف اشارہ۔

4۔حزقی ایل 36:24۔26،یہ کہا گیا،نبوت کی گئی کہ اسرائیل ملک میں (بے یقینی میں) بحال کیا جائے گا جو آج کے اسرائیل کے ساتھ متفق ہے۔لیکن اقتباس "بے یقینی" میں بحال ہونے کی بات نہیں کرتا۔خدا نافرمانی کا اجر نہیں دیتا۔33 آیت بیان کرتی ہے:جس دن میں تُم کو تمہاری تمام بدکرداری سے

پاک کرونگا اُسی دن تُم کو تمہارے شہرں میں بساوں گا اور تمہارے کھنڈر تعمیر ہو جائیں گے۔'' واضح طور پر اِس مفہوم کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ وہ جو ''بحال'' کیے جاتے ہیں وہ پہلے روحانی طور پر پاک صاف کیے جاتے ہیں، اِس وجہ سے احبار 26: 40۔ 42 کے تقاضے کو پورا کرتے۔۔۔'' اگر وہ اپنی بدکرداری کا اقرار کریں۔۔۔ اگر اُس وقت اُن کا نامختون دل عاجز بن جائے۔۔۔ تب میں اپنا عہد یاد کرونگا۔۔۔ اور اُس ملک کو یاد کرونگا۔''

5۔ عاموس 9: 14۔ 15، یہ کہا گیا، یہ اعلان کرتیں ہیں کہ قوم کی اس مستقل طور پر قائم ہونے کی حالت کوی کسی دن برتر ہوتی ہے سادہ طرح پُرانے عہد نامے کی تجدید کے لیے سچ نہیں تھی۔ لیکن اس حقیقت کو دیا جانا جسے یعقوب نے اعمال 15: 16۔ 17 میں اس دور کی کلیسیا کے لیے ان دو آیات کی فوری طور پر نبوت کے لیے لاگو کیا، تجدید کا یہاں سامنا کرنا پاسٹرل اصطلاحات میں نئے سرے سے کائنات کو بیان کرنے کی مانند ہے۔